OPEN ACCESS
SUJRIS
《 Swat University Journal of Religious & Islamic Studies 》
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:2, Issue: 2, Jul - Dec 2024 PP: 46-54

فتاویٰ ہندیہ کی تالیفی کمیٹی: منتخب شخصیات کا تعارف اور ان کی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Compiling Committee of Fatawa-e-Hindiyya: Introduction and Analytical Review of the Services of Selected Scholars

Amjad Khan
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan
akusmani84@gmail.com

Dr. Niaz Muhammad
Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan
Dr.niaz@awkum.edu.pk

Dr. Nosheen BiBi
Co-Supervisor, Lecturer in Islamic Studies, Higher Education Department, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan
noshhin@gmail.com

Abstract

This paper presents an assessment and analysis of the scholarly, administrative, and jurisprudential roles of the central personalities involved in the compilation of Fatawa-e-Hindiyya (also known as Fatawa-e-Alamgiri), a monumental jurisprudential codification of the Indian subcontinent. This voluminous legal compendium was prepared under the royal patronage of the sixth Mughal Emperor, Aurangzeb Alamgir (d. 1118 AH / 1707 CE), and is considered the most authoritative work in Hanafi jurisprudence after Al-Hidayah. The paper highlights the scholarly expertise, official positions, and compilation methodology of the committee's Sadr al-Sudur (Chief Justice/Head of the Judiciary), Shaikh Nizam al-Din Burhanpuri, and the heads of the four central sections: Qadi Muhammad Hussain Jaunpuri, Sayyid Jalal al-Din Machhli Shahri, Shaikh Wajih al-Din Gopamawi, and Muhammad Akram Lahori. Furthermore, this research examines the contributions of other distinguished scholars, including Maulana Hamid Jaunpuri, Sheikh Nizam al-Din Thatthawi, Sayyid Muhammad Qannauji, and Qadi Ali Akbar Allahabadi, whose diverse expertise in Fiqh, Usul al-Fiqh, and Ma'qulat (rational sciences) was integral to the quality and completion of the work. This research clarifies that this endeavor is not merely a legal compilation but a unique masterpiece of the intellectual organization and administration of the Mughal Empire, which provided a stable and comprehensive foundation for the jurisprudential heritage of the Indian subcontinent.

Keywords: *Islamic Scholars, Jurisprudence, Jurisprudential Codification, codification.*

CC BY

تعارف:

دینی علوم اور فقہی روایت کی ترویج کے حوالے سے برصغیر پاک و ہند ہمیشہ ایک نمایاں مقام کا حامل رہا ہے۔ ان خدمات کے سلسلے میں "فتاویٰ ہندیہ" کی تدوین ایک بنیادی سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے، جسے چھٹے مغل حکمران اورنگ زیب عالم گیرؒ (متوفّٰی: 1118ھ/1707ء) کے شاہی فرمان پر مرتب کیا گیا۔ تاریخی طور پر، اس مجموعے کو برصغیر میں "فتاویٰ عالم گیری" کے نام سے شہرت حاصل ہوئی اور یہ فقہ حنفی میں "ہدایہ" کے بعد ثانوی مگر مستند ترین ماخذ تسلیم کیا جاتا ہے۔

یہ فقہی تدوین محض انفرادی کوشش کا نتیجہ نہیں تھی، بلکہ اُس عہد کے جید علماء و فقہاء کی ایک منظّم جماعت کی مشترکہ کاوش تھی، جس کی بنیاد بادشاہ کے وسیع علمی ذوق اور اُس کے ذاتی کتب خانہ کی فراہمی پر تھی۔ اورنگ زیبؒ نے جب فقہ حنفی کی ایک جامع اور مستند کتاب کی شدید ضرورت محسوس کی تو اُس نے ملک بھر کے ماہرینِ فقہ کو طلب کر کے ایک تحقیقی کمیٹی تشکیل دی۔ یہ کمیٹی چار ذیلی حصوں میں تقسیم کی گئی، جس کے صدر شیخ نظام الدین برہان پوریؒ منتخب ہوئے اور بادشاہ نے خود اس کی سرپرستی کا فریضہ سنبھالا[1]۔

مقاصدِ تحقیق

زیرِ نظر مقالے کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

فتاویٰ ہندیہ کی تالیف میں شامل مرکزی شخصیات (سرپرست اعلیٰ، صدرالصدور، اور چار مرکزی صدور) اور دوسرے منتخب معاونین کا تفصیلی علمی اور سوانحی تعارف پیش کرنا۔

اِس عظیم الشان فقہی منصوبے کے تنظیمی ڈھانچے اور طریق کار کا تجزیہ کرنا۔

ان منتخب شخصیات کے علمی مقام اور حکومتی مناصب کا جائزہ لینا تاکہ ان کے کام کے معیار اور اثر و رسوخ کو سمجھا جا سکے۔

تالیف کا انتظامی و عملی ڈھانچہ

فتاویٰ عالم گیری کی کامیابی کا راز اُس کے منظّم انتظامی طریق کار میں پنہاں تھا۔ کام کے دوران ہر عالم اپنے حصے کا ذمہ دار تھا، اور مرکزی سطح پر مُلّا نظام الدین صدرِ اعلیٰ کی حیثیت سے تمام امور کی نگرانی کرتے اور اخذ و استنباط میں کسی بھی خامی پر متعلقہ ذیلی صدر سے بازپرس کرتے تھے۔ چار مرکزی صدور کے تحت مزید دس دس افراد کی معاون جماعتیں متعین تھیں تاکہ کام کی تکمیل حسن و خوبی اور دلجمعی سے ہو[2]۔

تالیف کی تقسیم اور ذمہ داران

فتاویٰ کی تدوین کو فقہی ابواب کی روشنی میں چار بنیادی حصوں میں تقسیم کیا گیا، اور ہر چوتھائی کام کے لیے ایک صدر اعلیٰ مقرر کیا گیا[3]۔

اول (پہلا چوتھائی): قاضی محمد حسین جونپوریؒ (فوج کے محتسب)

دوم (دوسرا چوتھائی): سیّد جلال الدین محمد مچھلی شہریؒ

سوم (تیسرا چوتھائی): شیخ وجیہ الدین گوپاموئیؒ

چہارم (آخری چوتھائی): محمد اکرم لاہوریؒ (شہزادہ کام بخش کے استاد)

اس کلیدی کام میں تقریباً 40 سے 50 علماء شریک تھے، اور اصل عربی متن کے ترجمہ کے لیے چلپی عبداللہ رومیؒ کی خدمات حاصل کی گئیں، جنہیں خصوصی وظائف اور کتب خانہ تک رسائی دی گئی[4]۔

کلیدی شخصیات کا علمی و انتظامی تعارف

سرپرستِ اعلیٰ: اورنگ زیب عالم گیرؒ (م1118ھ/1707ء)

اورنگ زیب عالم گیرؒ کی شخصیت سیاسی اور علمی دو اہم پہلوؤں کی حامل تھی۔ وہ تختِ ہند پر متمکن ہونے کے باوجود، دینی علوم سے گہرا شغف رکھتے تھے۔

علمی خدمات: آپ خط نسخ اور نستعلیق کے ماہر تھے اور مصحفِ قرآنی تحریر کرنے کا معمول رکھتے تھے۔ آپ نے علمِ حدیث پر کتاب "الأربعین" تصنیف کی اور اس کا ترجمہ و حواشی بھی لکھے۔

فقہی شغف: آپ فقہ کی جزئیات کا مکمل استحضار رکھتے تھے اور ہفتے میں تین دن دیگر علماء کے ساتھ فتاویٰ ہندیہ جیسے موضوعات پر مذاکرہ کرتے تھے[5]۔

صدرالصدور: شیخ نظام الدین برہان پوریؒ (م1092ھ/1681ء)

شیخ نظام الدینؒ کا شمار حنفی فقہ کے اکابر علماء میں ہوتا ہے۔ ان کی علمی مہارت اور انتظامی صلاحیت نے تالیف کے مرکز میں اہم کردار ادا کیا۔

حیثیت: وہ عالم گیرؒ کے ہم نشینوں میں شامل تھے اور بادشاہ انہیں آداب و تسلیم سے مستثنیٰ رکھتا تھا۔

تالیفی کردار: انہوں نے فقہاء کی مدد سے پوری تالیف کو منظم کیا اور اسے صرف دو سال کی مختصر مدت میں مکمل کرایا[6]۔

مرکزی صدور اور ان کی شراکت

قاضی محمد حسین جونپوریؒ (پہلا چوتھائی)

علمی مقام: اپنے وقت کے شیخ، عالم اور فقیہ تھے، فقہ اور اصول میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔

مناصب: شاہ جہاں کے دور میں جونپور شہر میں قاضی رہے۔ اورنگ زیب عالم گیر نے انہیں الٰہ آباد منتقل کیا، پھر فوج کے محکمۂ احتساب پر مقرر کیا۔

کردار: فتاویٰ کی تدوین میں اپنی تمام توانائیاں صرف کرنے والوں میں شامل تھے۔

وفات: تقریباً 1080ھ/1669ء کو وفات پائی[7]۔

سیّد جلال الدین محمد مچھلی شہریؒ (دوسرا چوتھائی)

نسب: نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی سیّدنا جعفر طیارؓ سے نسب ملتا ہے۔

علمی مقام: فقہ و اصول میں خاص امتیاز حاصل کیا، درس و تدریس کا چشمہ فیض جاری کیا۔ فن خطابت و مناظرہ میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔

تالیف میں حصہ: کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فتاویٰ کا پہلا جلد اکیلے تالیف کیا تھا۔

وفات: مچھلی شہر میں انتقال ہوااور موضع اونیاپور میں دفن ہوئے[8]۔

شیخ وجیہ الدین گوپاموئیؒ (تیسرا چوتھائی)

سن ولادت: رجب 1005ھ/1597ء۔

حصول علم: اپنے والد اور نانا شیخ جعفر سے تعلیم پائی۔

تصانیف: شرح حصن حصین، خیالی اور مطول پر تعلیقات اور تصوف سے متعلق رسائل شامل ہیں۔

تالیف میں حصہ: 1077ھ میں دہلی بلائے گئے اور مؤلفین فتاویٰ میں شامل ہوئے۔ان کی مدد کے لیے 10 علماء مامور تھے۔

وفات: 1083ھ/1672ء کو دہلی میں ہوئی اور گوپامو میں مدفون ہوئے[9]۔

محمد اکرم لاہوریؒ (آخری چوتھائی)

علمی مقام: عظیم فقہاء میں سے تھے، اکابر علماء سے علم وافتاء کے وارث بنے۔اورنگ زیب انہیں اعلم کہا کرتا تھا۔

مناصب: طویل عرصے تک دہلی میں مسند افتاء پر اور اورنگ آباد میں مسند قضا پر فائز رہے۔ شہزادہ کام بخش کے معلم مقرر ہوئے۔

وفات: 1116ھ/1704ء کو اورنگ آباد میں وفات پائی[10]۔

فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں شامل دیگر نمایاں علماء

فتاویٰ عالم گیری کی تدوین میں چار مرکزی صدور کے علاوہ بھی متعدد نامور علماء نے کلیدی کردار ادا کیا جن کی علمی خدمات درج ذیل ہیں:

مولانا حامد جونپوریؒ

حصول علم: انہوں نے زیادہ تر درسی کتب سیّد محمد زاہد بن محمد اسلم ہروی اور بعض کتب علامہ محمد شفیع یزدی سے پڑھیں۔

علم و فضل: وہ شیخ، عالم اور فقیہ تھے جنہوں نے اپنے اساتذہ کی زندگی میں تحقیق وتدقیق میں مشغول رہ کر کئی علوم وفنون میں امتیاز حاصل کیا۔

عہدہ و منصب: شاہ جہاں بن جہانگیر دہلوی نے انہیں دفتری ملازم مقرر کیا۔

فتاویٰ عالم گیری میں حصہ: عالم گیر بن شاہ جہاں نے آپ سے فتاویٰ ہندیہ لکھنے کا کام لیا اور اپنے بیٹے محمد اکبر کا استاد بنایا[11]۔

شیخ نظام الدین ٹھٹھوی سندھیؒ

سکونت: آپ کا تعلق سندھ سے تھا، آباء واجداد شیراز سے ہرات، پھر قندھار اور آخر کار 927ھ میں ٹھٹھہ (سندھ) واپس لوٹ آئے۔

علمی مقام و مرتبہ: آپ کو فقہ میں کامل مہارت حاصل تھی۔

فتاویٰ عالم گیری میں حصہ: آپ نے دیگر علماء کے ساتھ مل کر فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں فعال حصہ لیا[12]۔

شیخ ابوالخیر ٹھٹھویؒ

سکونت: آپ صوبہ سندھ کے مشہور علمی شہر ٹھٹھہ کے رہائشی تھے۔

فتاویٰ عالم گیری میں حصہ: آپ فتاویٰ عالم گیری کے اہم مرتبین میں سے تھے[13]۔

شیخ رضی الدین بھاگل پوریؒ

علمی مقام: آپ علمی اور فقہی حیثیت سے نہایت مشہور تھے۔

فتاویٰ عالم گیری میں حصہ: آپ بھی فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں شریک تھے[14]۔

مولانا محمد جمیل جونپوریؒ

سن پیدائش: آپ جونپور کے ایک علمی خاندان میں 1055ھ کو پیدا ہوئے۔

علمی مقام: آپ کا شمار ہندوستان کے مشہور علماء میں ہوتا تھا اور آپ انتہائی ذہین تھے۔

تصانیف: آپ کی تصانیف میں مطول اور شرح جامی کا حاشیہ شامل ہیں۔

فتاویٰ عالم گیری کی تالیف: آپ نے فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں حصہ لیا۔

سن وفات: آپ 6 رجب 1123ھ میں وفات پاگئے[15]۔

سید محمد بن محمد قنوجیؒ

نام و نسب: آپ کا نام محمد اور خطاب میر تھا۔ آپ مقام قنوج میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔

عالم گیرؒ کے ساتھ ربط: شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیرؒ آپ کا بہت احترام کرتے تھے اور ہفتہ میں تین دن آپ سے احیاء علوم، کیمیائے سعادت، اور فتاویٰ ہندیہ سے متعلق بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے، نیز آپ کو "استاد" کہہ کر پکارتے تھے۔

علمی مقام: آپ کو علوم ریاضیہ اور علوم عربیہ میں مہارت حاصل تھی۔

تصنیف و تالیف: آپ نے علامہ تفتازانی کی کتاب "مطول" پر حاشیہ تحریر فرمایا۔

فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں حصہ: آپ نے فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

سن وفات: آپ 1101ھ کو وفات پاگئے[16]۔

قاضی علی اکبر الہ آبادیؒ

علمی مقام: آپ علوم عقلیہ میں ماہر تھے اور عالم گیرؒ کے دربار کے وزیر سعد اللہ خان کے خاص ہم نشین ہونے کی وجہ سے "سعد اللہ خانی" کے نام سے مشہور تھے۔

تصانیف: آپ کی مشہور تصنیفات میں فصول اکبری اور اصول اکبری اور اس کی شرح شامل ہیں۔

فتاویٰ عالم گیری کی تالیف: آپ کو فتاویٰ کی تالیف میں حصہ دیا گیا تھا۔

وفات: آپ 1090ھ کو وفات پاگئے[17]۔

قاضی عبد الصمد جونپوریؒ

علم وفضل: آپ بڑے عالم وفاضل شخص تھے، آپ کو فقہ اور اصول فقہ میں مہارت حاصل تھی۔

فتاویٰ کی تالیف: آپ نے فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں حصہ لیا۔

وفات: آپ 27 رجب کو دکن میں فوت ہوئے[18]۔

مولانا ابوالواعظ ہرگامیؒ

علمی مقام: آپ اپنے وقت کے مشہور عالم تھے اور درس وتدریس سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔

تصانیف: آپ نے ہدایہ، مطول اور ملا جلال پر حواشی لکھے۔

فتاویٰ کی تالیف: آپ فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں شریک رہے[19]۔

مفتی ابوالبرکات دہلویؒ

علمی مقام: آپ کا شمار اپنے وقت کے مشہور علماء میں ہوتا ہے۔

فتاویٰ کی تالیف: آپ کا شمار بھی فتاویٰ عالم گیری کے مرتبین میں ہوتا ہے۔

تصانیف: فقہ میں آپ کی تصنیف "مجمع البرکات" کے نام سے مشہور ہے[20]۔

شیخ احمد بن ابی منصور گوپامئویؒ

حصول علم: آپ نے علم اپنے والد شیخ ابوالمنصورؒ اور علامہ احمد بن سعید امیٹھویؒ (المعروف بہ ملاجیون) سے حاصل کیا۔

علمی مقام: آپ ہمیشہ علمی مباحث میں مشغول رہتے تھے اور علم فقہ واصول اور علوم عربیہ کے نامور عالم تھے۔

فتاویٰ کی تالیف: علمی رسوخ کی بنا پر عالم گیرؒ نے فتاویٰ کی ترتیب کے لیے آپ کو منتخب کیا[21]۔

مولانا عبد الفتاح صمدانیؒ

علمی مقام: آپ کا شمار ماضی کے مشاہیر فقہائے ہند میں ہوتا ہے۔

فتاویٰ کی تالیف: آپ نے فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں اہم علمی وفقہی خدمات انجام دیں[22]۔

قاضی عصمت اللہ لکھنویؒ

سلسلہ نسب: آپ کا سلسلہ نسب اٹھارہ واسطوں سے مشہور صوفی ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔

مقام پیدائش: آپ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔

علمی مقام: آپ بڑے عالم، فاضل شخص تھے اور علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔

فتاویٰ کی تالیف: آپ فتاویٰ عالم گیری کی تالیف میں شریک تھے[23]۔

قاضی محمد دولت فتح پوریؒ

مقام پیدائش وپرورش: آپ موضع سہالی میں پیدا ہوئے اور پرورش پائی۔

حصول علم: آپ نے شیخ قطب الدین بن عبد الحلیم سہالویؒ سے کسب فیض کیا۔

تالیف فتاویٰ: آپ دہلی گئے اور تالیف فتاویٰ کا کام انجام دیا[24]۔

مولانا محمد سعید سہالویؒ

نام ونسب: آپ کا نام ملا سعیدؒ تھا اور آپ ملا قطب الدین سہالویؒ کے بڑے بیٹے تھے۔

تالیف فتاویٰ: والد کی شہادت کے بعد عالم گیرؒ کے دربار سے تعلق رکھا اور فتاویٰ کی تالیف میں شریک رہے[25]۔

شیخ محمد غوث کاکوریؒ

سن پیدائش: آپ 1056ھ میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ: آپ نے ملا محمد زمانؒ، ملا ابو الواعظؒ، اور مولانا قطب الدین سہالویؒ سے علم حاصل کیا۔

فتاویٰ کی تالیف: فتاویٰ کی تالیف میں آپ کا بھی حصہ ہے[26]۔

شاہ عبد الرحیم دہلویؒ (شاہ ولی اللہؒ کے والد)

آپ فتاویٰ عالم گیری کے باقاعدہ مرتبین میں شامل نہ تھے، البتہ اس کی ترتیب وتدوین کے بعد اس پر نظر ثانی میں آپ کا حصہ ہے[27]۔

ملا فصیح الدین پھلواریؒ

تالیف فتاویٰ: ان کا ذکر مرتب فتاویٰ کی حیثیت سے کسی تذکرے میں مرقوم تو نہیں، البتہ اپریل 1947ء کے "معارف" (اعظم گڑھ) میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ سلطان عالم گیرؒ کی طرف سے ملا فصیح الدینؒ کے صاحبزادے، ملا صبیح الدینؒ کے نام جو فرمان تھا، اس میں اس کا ذکر ملتا ہے[28]۔

قاضی سید عنایت اللہ مونگیریؒ

تالیف فتاویٰ: بعض حضرات نے قاضی عنایت اللہ مونگیریؒ کو بھی مدوِّنین فتاویٰ میں شامل کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ محکمۂ قضا میں آنے سے قبل وہ اس مجلس تدوین کے رکن تھے[29]۔

مولانا محمد شفیع سرہندیؒ

علمی مقام: آپ عہد عالم گیری کے ممتاز عالم تھے اور عالم گیرؒ کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔

فتاویٰ کی تالیف: جب فتاویٰ کی تالیف کا کام شروع ہوا تو عالم گیرؒ نے مولانا موصوف کی خدمات بھی حاصل کیں، جس کی شاہی سند ان کے خاندان میں اب تک محفوظ ہے[30]۔

ملا وجیہ الربؒ

تالیف فتاویٰ: ان کا تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتا، البتہ شاہی فرمان کی اس عبارت سے جو مولانا محمد شفیعؒ سے تعلق رکھتی ہے، پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی فتاویٰ کی تصنیف میں شریک تھے[31]۔

ملا غلام محمدؒ

تالیف فتاویٰ: مارچ 1948ء کے "معارف" میں ملا غلام محمدؒ قاضی القضاۃ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ وہ بھی مؤلفین فتاویٰ میں شامل ہیں، اور اس سلسلے میں ایک قلمی کتاب "آثارِ اشرف" کا حوالہ بھی دیا گیا ہے[32]۔

نتیجہ و تجزیہ

فتاویٰ ہندیہ کی تالیف نہ صرف ایک فقہی بلکہ ایک تاریخی و انتظامی کارنامہ ہے۔ اس کی تدوین نے مغل سلطنت کی یہ صلاحیت ثابت کی کہ وہ علمی کاموں کو ایک منظّم طریقے سے سرانجام دے سکتی ہے۔ اورنگ زیبؒ کی سرپرستی اور شیخ نظام الدینؒ کی قیادت نے چالیس سے پچاس علماء کو ایک مقصد پر متحد کیا، جس کے نتیجے میں فقہ حنفی کا یہ جامع اور مستند ماخذ دو سال کے قلیل عرصے میں مکمل ہوا۔

یہ مقالہ ثابت کرتا ہے کہ فتاویٰ عالم گیری کی مرتبین کمیٹی میں شامل ہر شخص، اپنے علمی اور انتظامی پس منظر کی وجہ سے، اپنے حصے کے کام کے لیے انتہائی موزوں تھا۔ اس عظیم کاوش نے برصغیر کے فقہی ورثے کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ اسلامی احکام کے فہم اور نفاذ کے لیے ایک مستحکم اور جامع بنیاد فراہم کی، جس کی اہمیت آج بھی مسلم ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 محمد اسحاق بھٹی، برصغیر میں علمِ فقہ (لاہور: کتاب سرائے، 2009ء)، ص: 272. و عبد الحہ بن فخر الدّین الحسنی، نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر، (بیروت، لبنان: دار ابن حزم، 1999ء)، ص: 656، ج: 5. و منشی محمد کاظم بن محمد امین، عالم گیر نامہ، (کلکتہ، کالج پریس، سن اشاعت: 1868ء) ص: 1087

2 منشی محمد کاظم بن محمد امین، عالم گیر نامہ، ص: 1087

3 الحسنی، نزہۃ الخواطر، ص: 306، ج: 5.

4 نفس مصدر، ص: 708، ج: 6

5 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 1973ء)، ص: 963، ج: 8 وحکیم مفتی انتظام اللہ شہابی، سلاطینِ ہند، (دہلی: ندوۃ المصنّفین، 1966ء)، ص: 126، ج: 2 والحسنی، نزہۃ الخواطر، ص: 794، ج: 6

6 الحسنی، نزہۃ الخواطر، ص: 656،، ج: 5

7 نفس مصدر، ص: 630، ج: 5

8 نفس مصدر، ص: 708، ج: 6، و میاں محمد سعید، تذکرہ مشائخ شیراز ہند (لاہور، اسلامک بک پبلشرز، طبع دوم: 1985) ص: 122، ومصباحی محمد طفیل احمد، فتاویٰ عالم گیری کے مؤلفین بہار (بہار: شعبہ نشرواشاعت سنی علماء تنظیم، سن

اشاعت:2018ء)،ص:103،وعلامہ عبدالحیٔ حسنیؒ،نزہۃالخواطر،ج:6،ص:708)

9علامہ عبدالحیٔ حسنیؒ،نزہۃالخواطر:ج:5،ص:661،ومصباحی محمد طفیل احمد،فتاویٰ عالم گیری کے مؤلفین بہار،ص:35

10محمد اسحاق بھٹی،بر صغیر میں علم فقہ ص:336

11مصباحی محمد طفیل احمد،فتاویٰ عالم گیری کے مؤلفین بہار،ص:104

12محمد اسحاق بھٹی،بر صغیر میں علم فقہ،ص:292

13مصباحی محمد طفیل احمد،فتاویٰ عالم گیری کے مؤلفین بہار،ص:102

14نفس مصدر،ص:296،وعلامہ عبدالحیٔ حسنیؒ،نزہۃالخواطر،ص:530،ج:5

15علامہ عبدالحیٔ حسنیؒ،نزہۃالخواطر،ص:812،،ج:6

16 مولوی رحمان علی،تذکرہ علمائے ہند،(کراچی،پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی،سن اشاعت:1961ء)ص:216

17محمد اسلم انصاری،فرحۃالناظرین(کراچی،پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی،سن اشاعت:1972ء)،ص:84

18علامہ عبدالحیٔ حسنیؒ،نزہۃالخواطر،ص:751،،ج:6

19مصباحی محمد طفیل احمد،فتاویٰ عالم گیری کے مؤلفین بہار،ص:94

20علامہ عبدالحیٔ حسنیؒ،نزہۃالخواطر،ص:682،ج:6

21نفس مصدر،ص:292،ج:6

22نفس مصدر،ص:752،ج:6

23نفس مصدر،ص:762،ج:6

24نفس مصدر،ص:816،ج:6

25نفس مصدر،ص:819،ج:6

26نفس مصدر،ص:832،ج:6

27محمد اسحاق بھٹی،بر صغیر میں علم فقہ،ص:328

28معارف اعظم گڑھ،اپریل 1947ء،ص:295

29معارف اعظم گڑھ،اکتوبر 1947ء،ص:288

30مصباحی محمد طفیل احمد،فتاویٰ عالم گیری کے مؤلفین بہار،ص:107

31نفس مصدر،ص:109

32نفس مصدر،ص:98